صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

صوبائی اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 16 جون 2008 بمطابق 11 جمادی الثانی 1429 ہجری سہ پہر چار بجکر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسۡتَوَىٰ عَلَى ٱلۡعَرۡشِ ۚ يَعۡلَمُ مَا يَلِجُ فِى ٱلۡأَرۡضِ وَمَا يَخۡرُجُ مِنۡهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ وَمَا يَعۡرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمۡ أَيۡنَ مَا كُنتُمۡ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعۡمَلُونَ بَصِيرٌo لَّهُۥ مُلۡكُ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ ۚ وَإِلَى ٱللَّهِ تُرۡجَعُ ٱلۡأُمُورُo يُولِجُ ٱلَّيۡلَ فِى ٱلنَّهَارِ وَيُولِجُ ٱلنَّهَارَ فِى ٱلَّيۡلِ ۚ وَهُوَ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ۔ صدق اللہ العظیم۔

(ترجمہ) وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا ٹھہرا۔ جو چیز زمین میں داخل ہوتی اور جو اس سے نکلتی ہے اور جو آسمان سے اُترتی اور جو اس کی طرف چڑھتی ہے سب اس کو معلوم ہے۔ اور تم جہاں کہیں ہو وہ تمہارے ساتھ ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو دیکھ رہا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے۔ اور سب امور اسی کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ (وہی) رات کو دن میں داخل کرتا اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اور وہ دلوں کے بھیدوں تک سے واقف ہے۔

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

<u>Mr. Speaker:</u> Item No. 3, 'Panel of Chairmen'. In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of the North-West Frontier Province, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members in order of priority, to form a Panel of Chairmen for the current session:-

1. Dr. Zakir Ullah Khan;
2. Mr. Muhktiar Ali Khan;
3. Haji Qalandar Khan Lodhi; and
4. Mufti Kifayat Ullah.

درخواستوں کے بارہ میں کمیٹی کی تشکیل

<u>Mr. Speaker</u>: Item No. 4, 'Committee on Petitions'. In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of the North-West Frontier Province, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate a Committee on Petitions comprising the following Members under the Chairmanship of Mr. Khushdil Khan Advocate, the honourable Deputy Speaker:-

1. Mr. Mohmmad Javed Abbasi;
2. Dr. Zakir Ullah Khan;
3. Mr. Sikndar Hayat Khan Sherpao;
4. Mr. Wajih Uzman Khan;
5. Mr. Said Rahim; and
6. Mr. Fazallullah;

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

<u>جناب سپیکر:</u> معزز اراکین اسمبلی! مجھے اس بات پر فخر ہے کہ سرحد اسمبلی نے اپنے پہلے اجلاس میں سپیکر، ڈپٹی سپیکر اور قائد ایوان کے بلامقابلہ انتخاب کے جو زرین روایات قائم کئے ہیں، مرکز کے علاوہ دوسرے صوبوں نے بھی ان روایات کی تقلید کی اور اس کا برملا اعتراف مجھے کئی ایک بڑی شخصیات نے بھی کیا۔ مجھے اس بات کا بھی دلی طور پر اعتراف ہے کہ اس کا تمام تر سہرا سرحد اسمبلی کے تمام اراکین کے سر جاتا ہے۔ اب ہم نے نہ صرف حسب سابق اس ایوان کے تقدس کو بحال رکھنا ہے بلکہ ایوان میں بھائی چارے اور عزت واحترام کی فضا کو قائم رکھتے ہوئے اس کی کارروائی کو مزید فعال اور دوسروں کیلئے قابل تقلید بنانا ہے۔ معزز اراکین اسمبلی! ملک کی تین صوبائی اسمبلیوں کے بجٹ بھی آج پیش ہو رہے ہیں۔

پی۔ٹی۔وی نے ہمیں چار بجے سے پانچ بجے تک کا ٹائم دیا ہے۔اس کے فوراً بعد سندھ اسمبلی کا بجٹ اجلاس شروع ہو جائے گا۔ ہم نے اگر پانچ بجے تک اپنے بجٹ کا Procedure پورا نہ کیا تو پھر میڈیا پر بجٹ کی Live coverage ٹکڑوں کی صورت میں دکھائی جائے گی۔ لہذا آپ سب سے میری گزارش ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر کا بے جا استعمال نہ کریں تاکہ ایوان اور آپ کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو اور بجٹ کارروائی بروقت مکمل ہو سکے۔ دوم، ایوان میں داخل ہوتے وقت اپنے موبائل فون بند کر دیا کریں تاکہ ایوان کی کارکردگی متاثر نہ ہو۔ اندرونی اور بیرونی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ سب سے استدعا ہے کہ اپنے ساتھ Visitors اور اسلحہ لانے سے گریز کریں تاکہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے۔ جگہ کی کمی باعث حسب سابق پارکنگ نشتر ہال ایریا میں کرانے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس سلسلے میں آپ سے گزارش ہے کہ سیکورٹی کے عملے سے بھرپور تعاون فرمائیں کیونکہ یہ لوگ آپ سب کی خدمت اور حفاظت کیلئے تعینات ہیں۔ گیلریوں میں بیٹھے ہوئے مہمان بھائیوں سے گزارش ہے کہ وہ ایوان کے تقدس کا خیال رکھتے ہوئے گپ شپ، شور وغل یا سگریٹ نوشی سے گریز کریں اور اپنے موبائل فون بند رکھیں۔ Thank you.

قلندر خان لودھی صاحب۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ میں آپ کے توسط ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ان کا مائیک آن کریں۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جیسا کہ آپ کے علم میں ہے سپیکر صاحب، ہمارے سوات کے حالات کافی خراب ہو چکے ہیں اور آئے دن کوئی نہ کوئی واقعہ ہوتا ہے۔ سارے صوبے اور خصوصاً سوات میں لاء اینڈ آرڈر کی حالت کافی خراب ہے۔ پرسوں مسلم لیگ (ق) کے صوبائی صدر، امیر مقام کے بیٹے پر حملہ ہوا اور اس کی وجہ سے وہاں کے حالات کافی خراب ہو چکے ہیں۔ ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ واقعہ میں ملوث ملزموں کو گرفتار کیا جائے اور لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کو یقینی بنایا جائے، اس کی تحقیقات کرائی جائیں اور سوات میں یہ روز کا معمول بن گیا ہے، اس کا تدارک کیا جائے۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

سپیکر۔ جناب لیڈر آف دی ہاؤس۔ میرے خیال میں ۔۔۔

<u>جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر):</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ د سوات حالات ستاسو د وړاندے وو جی او اوس پکښ کافی ښه والے راغلے دے او اوس هم دا خو ټول

حالات دا سے دی، هر یو حکومت خپل لاء اینډ آرډر سچوئیشن، ښنګه چه ستا سو علم کښې ده چه حالات، مونږه کوشش کوؤ، لګیا یو۔ پرون ټوله ورځ ما سوات کښې تیره کړے ده، هم په دے خبرو اترو باندے مونږه لګیا یو۔ انشاء الله مونږ به کوشش کوؤ چه آئنده دا سے واقعه اونشی۔

سالانہ بجٹ برائے سال 2008-09 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Thank you. Item No. 6. The honourable Minister for Finance, N.W.F.P, to please present before the House the Annual Budget for the year 2008-09. Minister for Finance, please.

جناب ہمایون خان (وزیر خزانہ): اعوذ بالله من الشیطن الرجیم ۔ بسم الله الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج اس معزز ایوان کے سامنے مالی سال 2008-09 کا بجٹ پیش کرتے ہوئے مجھے اس دن کی تاریخی اہمیت کا شدت سے احساس ہو رہا ہے۔ بجٹ اس سے پہلے بھی پیش ہوئے اور آئندہ بھی پیش ہوتے رہیں گے لیکن جناب والا، آج کا بجٹ عوامی نیشنل پارٹی اور پاکستان پیپلز پارٹی کے اتحاد کا مظہر ہے۔ ایک ایسا اتحاد جس کا سلسلہ مرکزی حکومت تک پھیلا ہوا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم اس اتحاد سے اپنے صوبے کے ان مسائل کا حل تلاش کر سکیں گے جن میں مرکزی حکومت بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔

جناب سپیکر! آج کے دن میں اپنی شہید قائد، محترمہ بے نظیر بھٹو کو خراج عقیدت پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن کی مسلسل جدوجہد اور قربانی کی بدولت آج ہم حقیقی جمہوریت کے سائے تلے بیٹھے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں اپنے محترم قائدین، جناب آصف علی زرداری صاحب اور اسفندیار ولی خان کا ذکر بھی اتنا ہی ضروری سمجھتا ہوں جن کی قائدانہ صلاحیتوں کا پھل ہمیں اس اتحاد کی صورت میں ملا ہے اور جمہوریت کی گاڑی اپنی صحیح منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ (تالیاں)

جناب سپیکر! آج کا دن اس لحاظ سے بھی اہم ہے کہ ہم اس معزز ایوان کے سامنے ایک ایسا بجٹ پیش کرنے جا رہے ہیں جو عوام دوست ہے۔ اس بجٹ میں ایسے اقدامات تجویز کئے گئے ہیں جن کا براہ راست تعلق عام آدمی کی فلاح و بہبود سے ہے۔ یہاں پر میں آپ کے توسط سے معزز ایوان کی توجہ ان مسائل کی طرف مبذول کرانا چاہونگا جن سے ہمارا ملک اور خصوصاً ہمارا صوبہ دوچار ہے جن میں شدید ترین مہنگائی، غذائی اشیاء کی قلت، بجلی کا بحران اور امن وامان کی صورتحال شامل ہے۔ ان تمام مسائل کا حل پیش کرنا ہماری حکومت کی اولین ترجیح ہے اگرچہ یہ بات تسلیم کرنا پڑے گی کہ اتنے بے پناہ مسائل کو چند

مہینوں میں حل کرنا ناممکن ہے لیکن ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ہزاروں میل کا سفر پہلے قدم سے ہی شروع ہوتا ہے اور اگر صحیح سمت میں ایک قدم بھی اٹھالیا جائے تو دل میں منزل تک پہنچنے کا حوصلہ پیدا ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! موجودہ صوبائی حکومت نے صوبے کی باگ ڈور صرف دو ماہ قبل سنبھالی ہے اور اتنے قلیل عرصے میں بجٹ تیار کرنا آسان کام نہ تھا، تاہم ہم نے اگلے مالی سال 09-2008 کے بجٹ کو اس صوبے کے عوام کی امنگوں اور خوشحالی کے مطابق ممکن بنایا ہے۔ جناب سپیکر! اس بجٹ کی صورت میں ہم آج جو پہلا قدم اٹھارہے ہیں، اس کا حوصلہ ہمیں اپنے جواں سال اور پر عزم وزیر اعلیٰ جناب امیر حیدر خان ہوتی کی قیادت سے ملا ہے۔ (تالیاں) اس صوبے کے عوام نے 2008 کے انتخابات میں موجودہ حکومت کو سماجی بہبود، معیشت، تعلیم، صحت اور سب سے بڑھ کر اپنی عزت و وقار، جان و مال، علاقائی اور بین الاقوامی مفادات کے تحفظ کیلئے حکومت کرنے کا اختیار دیا ہے۔ حکومت میں آتے ہی ہم نے فوراً صوبے میں امن وامان قائم کرنے پر توجہ مرکوز کی اور صوبے کی تمام سیاسی قوتوں کے تعاون سے سوات میں 'طالبان' کے ساتھ معاہدہ کرنے میں کامیاب ہوئے جس سے صوبے میں پرامن فضا قائم ہوئی جو ملک میں امن کیلئے معاون ثابت ہوگی اور عالمی برادری کے سامنے پختونوں کا پرامن خاکہ پیش کرکے ان سے منسوب دہشت گردی کا غلط تاثر ختم کرے گی۔ اسی معاہدے کے ذریعے ہم نے وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کا وہ وعدہ بھی پورا کیا ہے جو انہوں نے صوبائی اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کے بعد 10 اپریل 2008 کو اپنی پالیسی تقریر میں کیا تھا۔

جناب سپیکر! موجودہ حکومت نے پختون نوجوانوں کے ہاتھوں میں کلاشنکوف کی بجائے قلم دینے کا تہیہ کیا ہوا ہے اور اس مقصد کیلئے ہم یہ بات یقینی بنائیں گے کہ امیر و غریب کے بچوں کو تعلیم کے یکساں مواقع فراہم کر سکیں۔ ہماری کوشش ہوگی کہ بچوں کو ابتدائی تعلیم ان کی مادری زبان میں دی جائے۔ ہم نہ صرف نئے پرائمری سکول بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں بلکہ موجودہ پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کی حالت کو بھی بہتر بنانا چاہتے ہیں اور جہاں تک ممکن ہو، ان کی درجہ بلندی کا بھی ارادہ رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہمیں اغواء برائے تاوان، ڈاکہ زنی، عسکریت پسندی اور جرائم کی شرح میں روز افزوں اضافے پر شدید تشویش ہے۔ صوبائی حکومت نے لوگوں کی زندگی، جان و مال کی حفاظت اور ان کو پرامن ماحول مہیا کرنے کا تہیہ کیا ہوا ہے۔ ہم نے محکمہ پولیس کو جدید خطوط پر استوار کرنے کا پروگرام بنایا

ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ امن کیلئے حکومت کی جانب سے کئے گئے اقدامات سے بیرونی سرمایہ کاری کو فروغ حاصل ہوگا۔

جناب سپیکر! اب میں آپ کی توجہ ایک اور اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ثالثی ٹریبونل کے فیصلے کے تحت 110ارب روپے بجلی کے خالص منافع کی مد میں واپڈا کے ذمے واجب الادا ہیں۔ ہم وفاقی حکومت کے ساتھ مسائل کو گفت وشنید کے ذریعے حل کرنے کے خواہاں ہیں اور پرامید ہیں کہ ہم یہ منافع حاصل کرنے میں کامیاب ہونگے جو صوبے کے معاشی استحکام میں مددگار ثابت ہوگا۔ ہم یہ امید بھی رکھتے ہیں کہ صوبے کی تمام سیاسی قوتیں اس مسئلے پر ہماری حمایت کریں گی۔ ہم اپنے تیل اور گیس کے ذخائر پر رائلٹی میں صوبے کا جائز حصہ حاصل کرنے کیلئے وفاقی حکومت سے مذاکرات کا راستہ اختیار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال کا بجٹ پیش کرنے سے پہلے یہ مناسب ہوگا کہ موجودہ مالی سال 08-2007 کے نظر ثانی شدہ تخمینہ جات کو اس معزز ایوان کے سامنے پیش کیا جائے۔08-2007 کا بجٹ پیش کرتے وقت کل وصولیات کا تخمینہ 80.580 بلین روپے لگایا گیا تھا جبکہ نظر ثانی شدہ تخمینہ جات میں اس رقم میں اضافہ ہوا ہے۔اب یہ رقم 80.733 بلین روپے ہے۔ مرکزی ٹیکسوں میں صوبے کے حصہ کی مد میں 1.637 بلین روپے کی کمی واقع ہوئی جبکہ تیل و گیس کی رائلٹی کی مد میں 1.9 بلین روپے کا اضافہ ہوا۔اخراجات جاریہ کی مد میں بجٹ کا تخمینہ 61 بلین روپے لگایا گیا تھا۔ نظر ثانی شدہ تخمینہ جات میں اس رقم میں معمولی اضافہ ہوا اور اس رقم کا نظر ثانی شدہ تخمینہ 61.450 بلین روپے ہے۔ یہ اضافہ مرکزی حکومت کی طرف سے 450 ملین روپے کی موصول شدہ گرانٹ کی وجہ سے ہوا جس میں 115 ملین روپے کی رقم بھی شامل ہے جو کہ ضلع سوات و شانگلہ کے متاثرین کیلئے وفاقی حکومت نے مہیا کی تھی۔ ترقیاتی اخراجات 21.944 بلین روپے سے کم ہو کر 20.627 بلین روپے ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں آپکی اجازت سے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 08-2007 کا ایک مختصر جائزہ پیش کرونگا۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 08-2007 کا کل ابتدائی حجم 39.442 بلین روپے تھا جبکہ نظر ثانی شدہ تخمینہ 32.914 بلین روپے ہے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے اخراجات کا تخمینہ مختص رقم کا 78.6 فیصد رہا۔ صوبائی وسائل سے چلنے والے منصوبوں کیلئے 21.945 بلین روپے رکھے گئے تھے جس کا نظر ثانی تخمینہ 20.628 بلین روپے رہا، یہ اخراجات مختص رقم کے 94 فیصد ہیں۔

بیرونی امداد کے منصوبوں کی مد میں 7.976 بلین روپے مختص کئے گئے جبکہ نظر ثانی رقم 4.178 بلین روپے رہی اور اخراجات کی شرح 50.20 فیصد رہی۔ اس کے علاوہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں منصوبوں کی کل تعداد 981 تھی جن میں 586 جاری اور 395 نئے منصوبے تھے۔

جناب سپیکر! سال 08-2007 کیلئے وفاقی حکومت کے ترقیاتی پروگرام میں صوبہ سرحد کیلئے بارہ شعبوں میں اڑسٹھ منصوبے شامل کئے گئے تھے جن کیلئے 7.931 بلین روپے مختص کئے گئے تھے۔ ان میں سے پانی وآبپاشی کے شعبہ کے تیرہ منصوبوں کیلئے 2.842 بلین روپے، صحت کے تیرہ منصوبوں کیلئے 804 ملین روپے، تعلیم کے دس منصوبوں کیلئے 646 ملین روپے اور زراعت کے تین منصوبوں کیلئے 1.568 بلین روپے مختص کئے گئے۔

جناب سپیکر! مالی سال 08-2007 میں تعلیم کے شعبہ میں ایک سو بیالیس منصوبوں کیلئے 4.843 بلین روپے مختص کئے گئے جن میں ترسٹھ منصوبے مکمل ہوئے جبکہ صحت کے شعبے کے ایک سو پینتیس منصوبوں کیلئے 3.638 بلین روپے مختص کئے گئے جن میں اٹھائیس منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچے۔ شاہراہوں کی تعمیر کے شعبے کے ایک سو بیاسی منصوبوں کیلئے 3.959 بلین روپے مختص کئے گئے، ان میں سے باون منصوبے مکمل ہوئے۔ آبی توانائی کے منصوبوں کیلئے سال 08-2007 میں 392 ملین روپے مختص کئے گئے تھے جبکہ آبپاشی کے شعبے میں چھپن منصوبوں کیلئے 1.342 بلین روپے مختص کئے، جن میں اٹھائیس منصوبے مکمل ہوئے۔ مالی سال 08-2007 میں زراعت کے شعبے کے چھتیس منصوبوں کیلئے 322 ملین روپے مختص کئے گئے جن میں سات منصوبے مکمل کئے گئے۔ اسی طرح صنعتی شعبہ کے بیالیس منصوبوں کیلئے 538.298 ملین روپے مختص کئے گئے، جن میں سولہ منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچے۔

جناب سپیکر! حکومت نے سماجی بہبود و ترقی خواتین کے اصلاحاتی پروگرام کے ذریعے خصوصی افراد، خواتین، بچوں اور مردوں کی فلاح و بہبود کیلئے متعدد منصوبے شروع کئے۔ سال 08-2007 میں اٹھائیس منصوبوں کیلئے 71.472 ملین روپے مختص کئے گئے، اس شعبے کے تحت آٹھ منصوبوں پر کام مکمل ہوا۔ گزشتہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 08-2007 میں شعبہ جنگلات کے کئی منصوبوں پر کام شروع کیا گیا جن میں سریکلچر، جنگلی حیات اور ماہی پروری کے منصوبے شامل تھے۔ اس محکمہ کے اڑسٹھ منصوبوں کیلئے کل 292.023 ملین روپے مختص کئے گئے، جن میں بتیس منصوبے مکمل ہوئے۔ سال 08-2007

میں علاقائی ترقی کے شعبے کے پینتیس منصوبوں کیلئے 3053.528 ملین روپے مختص کئے گئے جن میں نو منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچے۔ صوبائی حکومت نے سال 08-2007 میں ضلعی حکومتوں کو پی ایف سی فارمولے کے تحت 1204 ملین روپے ترقیاتی پروگراموں کیلئے فراہم کئے۔ ان فنڈز میں ضلعی حکومتوں کو براہ راست 758.673 ملین روپے دیئے گئے، جبکہ تحصیل میونسپل کونسلوں کو 325.148 ملین روپے دیئے گئے۔ علاوہ ازیں اضافی ضروریاتی گرانٹ کی مد میں اضلاع کیلئے 120.420 ملین روپے مختص کئے گئے تھے جبکہ محکمہ بہبود آبادی صوبہ سرحد نے بھی شہری علاقوں کے علاوہ دیہاتوں میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ سال 08-2007 میں اس شعبہ کے مختلف منصوبوں کیلئے 406.989 ملین روپے مختص کئے گئے۔

جناب سپیکر! اب میں آئندہ مالی سال 09-2008 میں صوبے کو حاصل ہونے والی آمدن کا ذکر کرنا چاہونگا۔ آئندہ مالی سال کیلئے صوبے کے کل وسائل کا تخمینہ 170.904 بلین روپے لگایا گیا ہے۔ اس کی تفصیل کچھ یوں ہے: General Revenue Receipts، 100.089 بلین روپے، General Capital Receipts، 400 ملین روپے، Developmental Receipts، 13.179 بلین روپے، General Capital Receipts یعنی (Food)، 57.237 بلین روپے، اس طرح Total revenue کو ملا کر 170.904 بلین روپے بنتے ہیں جبکہ ان وصولیات کے برعکس ہمارے اخراجات یہ ہونگے: Current Revenue Expenditure، 67.300 بلین روپے، Current Capital Expenditure، 4.477 بلین روپے، Developmental Expenditure، 41.54 بلین روپے، Capital Expenditure یعنی (Food)، 57.237 بلین روپے، اس طرح Total expenditure، 170.559 بلین روپے بنتے ہیں۔ اس طرح اگر ہم محاصل سے اخراجات منہا کریں تو 345 ملین روپے کا سرپلس بجٹ ہے جو ایک خوش آئند بات ہے۔

(تالیاں)

اب میں جنرل ریونیو 100.089 بلین روپے کی تفصیل پیش کرتا ہوں۔ مرکزی ٹیکسوں میں سے صوبے کے حصے کی مد میں 59.684 بلین روپے وصول ہونگے۔ 2-5 فیصد جنرل سیلز ٹیکس کی مد میں متوقع آمدن 7.332 بلین روپے ہوگی۔ صوبے کے اپنے محاصل کی مد میں 7.440 بلین روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ بجلی کے خالص منافع کی مد میں بجٹ تخمینہ 6 بلین روپے رکھا گیا ہے۔ گرانٹ کی شکل میں

صوبے کو 14 بلین روپے کی آمدن ہوگی۔ خام تیل اور گیس کی رائلٹی کی مد میں 4.429 بلین روپے کی آمدن متوقع ہے اور سروسز پر جنرل سیلز ٹیکس کی مد میں 767 ملین روپے کی آمدنی متوقع ہے۔

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال میں اخراجات جاریہ کی مد میں بجٹ تخمینہ 67.300 بلین روپے لگایا گیا ہے۔ اخراجات جاریہ میں سب سے بڑا خرچہ تنخواہوں کی مد میں ہوتا ہے جن کیلئے 40.4 بلین روپے رکھے گئے ہیں جبکہ بقایا رقم دوسری اہم ضروریات کیلئے ہے جن میں قرضوں پر مارک اپ، گندم کی سبسڈی اور ایم اینڈ آر کے اخراجات شامل ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں ایوان کی توجہ چند اہم امور کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ صوبہ سرحد میں امن امان کی ابتر صورتحال صوبائی حکومت کیلئے اولین ترجیح کی حامل ہے۔ اس حوالے سے پولیس کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 6.559 بلین روپے رکھے گئے ہیں جو پچھلے سال کے بجٹ کے مقابلے میں 27 فیصد زیادہ ہیں۔ یہ ریکارڈ اضافہ اسلئے کرنا پڑا کیونکہ صوبہ سرحد گزشتہ چند سالوں سے دہشت گردی اور دیگر تخریبی سرگرمیوں کی زد میں رہا ہے۔ امن امان کو قائم کرنے کیلئے قانون نافذ کرنے والے اداروں کی صلاحیتوں کو بڑھانے کیلئے مزید وسائل مہیا کرنے پڑیں گے۔ امن وامان کے ساتھ ساتھ ایک اور اہم مسئلہ صوبے میں گندم اور آٹے کی قلت ہے۔ رواں مالی سال کے وسط سے یہ مسئلہ زیادہ شدت اختیار کر گیا ہے۔ صوبہ سرحد کی کل آبادی بشمول قبائلی علاقہ جات اور افغان مہاجرین تقریباً ڈہائی کروڑ ہے۔ اس آبادی کیلئے کل گندم کی ضروریات 34 لاکھ ٹن ہے۔ صوبہ کی گندم کی پیداوار کم و بیش 10 لاکھ ٹن ہے جبکہ باقی 24 لاکھ ٹن گندم اور آٹے کی درآمد کی صورت میں پوری کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! حکومت سرحد، پنجاب اور پاسکو سے بحساب 15,625 روپے فی میٹرک ٹن گندم خرید رہی ہے۔ اس کے علاوہ صوبائی حکومت کو گندم کی Transportations پر اچھی خاصی رقم خرچ کرنا پڑتی ہے جس کی وجہ سے کل لاگت 21,080 روپے فی میٹرک ٹن ہو جاتی ہے جبکہ فلور ملوں کو یہی گندم 15,625 روپے فی میٹرک ٹن کے حساب سے حکومت پاکستان کے مقرر کردہ ریٹ پر دی جاتی ہے جو کہ قیمت خرید سے 5,455 روپے کم ہے۔ اس طرح صوبائی حکومت گندم کی قیمت اجراء پر رعایت دے کر اس رقم کو سرکاری خزانے سے پورا کرتی ہے۔ لہذا اگلے سال سبسڈی کیلئے دو بلین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں ہم وفاقی حکومت سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ سبسڈی کی بقایا رقم فراہم کرنے میں صوبائی حکومت کی مدد کرے گی۔

شعبہ تعلیم کیلئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 21.720 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ نظر ثانی شدہ تخمینہ جات کے مقابلے میں 10.20 فیصد زیادہ ہیں، اس میں ضلعی حکومتوں کے بجٹ تخمینہ جات بھی شامل ہیں۔

جناب سپیکر! شعبہ صحت کیلئے آئندہ مالی سال کے بجٹ تخمینہ جات میں 6.426 بلین روپے رکھے گئے ہیں جو کہ نظر ثانی شدہ تخمینہ جات کے مقابلے میں دس فیصد زیادہ ہیں۔ آئندہ سال کے دوران نو سو پچھتر مزید آسامیاں مہیا کی جائیں گی جس کیلئے بجٹ میں ضروری رقم مختص کر دی گئی ہے، اس میں ضلعی حکومتوں کے تخمینہ جات بھی شامل ہیں۔

جناب سپیکر! زراعت مجموعی صوبائی پیداوار کا پچیس فیصد ہے۔ صوبے کے لیبر فورس کا سینتالیس فیصد اس شعبے سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ صوبہ مکئی کی کل ملکی پیداوار کا تقریباً پچاس فیصد، تمباکو کی پیداوار کا بہتر فیصد، لائیوسٹاک کا چودہ اعشاریہ ایک فیصد پیدا کرتا ہے جو صوبے کی زراعت میں مرکزی اہمیت کے حامل ہیں۔ تاہم ان شعبوں میں سرمایہ کاری صوبائی مجموعی پیداوار اور روزگار میں ان کے حصے سے مطابقت نہیں رکھتی۔ ہم زرعی قرضوں کے نظام کو کسان دوست بنانے کیلئے ان کے حصول کی شرائط پر نظر ثانی کر رہے ہیں۔ لائیوسٹاک کے شعبے کی ترقی کیلئے تندہی سے کوشش کریں گے کہ ہمارے پاس اکیس لاکھ ہیکٹر چراگاہیں موجود ہیں۔ حکومت لائیوسٹاک کے منصوبوں میں سرمایہ کاری کیلئے ترغیبات کو حتمی شکل دے رہی ہے اور ہم لائیوسٹاک اور مرغبانی کے شعبے کیلئے ہزارہ ڈویژن کے ماحول اور زرخیزی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کو صوبے کی ترقی کیلئے مزید فعال بنانے پر کام کر رہے ہیں۔ زراعت کیلئے آئندہ مالی سال کے بجٹ تخمینہ جات میں 500 ملین روپے رکھے گئے ہیں جو کہ نظر ثانی شدہ تخمینہ جات کے مقابلے میں بیس فیصد زیادہ ہیں۔

جناب سپیکر! کسی بھی معاشرے میں ترقی کی رفتار کو برقرار رکھنے کیلئے انفراسٹرکچر کو بہتر حالت میں رکھنا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ اسلئے سڑکوں کی مرمت اور دیکھ بھال کیلئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 825 ملین روپے رکھے گئے ہیں جو کہ موجودہ مالی سال کے مقابلے میں سینتیس اعشاریہ پانچ فیصد زیادہ ہیں۔ ہماری کوشش ہو گی کہ شاہراہوں کی بحالی کیلئے مزید فنڈز کا انتظام بھی کیا جائے۔ اس کے علاوہ پنشن کی مد میں 5.777 بلین روپے رکھے گئے ہیں۔ گورنمنٹ کی سرمایہ کاری کی مد میں 1.350 بلین روپے رکھے گئے ہیں جو پچھلے سال کے مقابلے میں پینتیس فیصد زیادہ ہیں۔

جناب سپیکر! اب آپ کی اجازت سے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 2008-09 پیش کیا جاتا ہے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام بناتے وقت درج ذیل ترجیحات کو مدنظر رکھا گیا ہے:۔

1. جاری منصوبوں کیلئے زیادہ سے زیادہ رقوم مہیا کرنا تاکہ ان کی بروقت تکمیل ممکن ہو سکے:
2. تعلیم، صحت، آبنوشی، زراعت اور آبپاشی کے شعبوں کو بہتر بنانا:
3. اضلاع کے اندر اور ضلعوں کے مابین انفراسٹرکچر کو بہتر بنانا:
4. صنعتی شعبے کو وسعت دینا اور نجی سرمایہ کاری کو بڑھانا:
5. روزگار کے زیادہ مواقع پیدا کرنا: اور
6. غربت میں کمی کیلئے ایک وسیع اور جامع منصوبے کا آغاز۔

جناب سپیکر! سالانہ ترقیاتی پروگرام 2008-09 کا تخمینہ 41.545 بلین روپے ہے جو کہ پچھلے سال کے ترقیاتی پروگرام کے تخمینہ 39.462 بلین روپے سے تقریباً 5.37 فیصد زیادہ ہے۔ ترقیاتی پروگرام میں صوبائی حکومت کا اپنا حصہ 27.148 بلین روپے ہے جو کہ پچھلے سال کے منظور شدہ تخمینہ 21.945 بلین روپے سے 23.7 فیصد زیادہ ہے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2008-09 میں 4.617 بلین روپے کا بیرونی تعاون بھی شامل ہے۔

جناب سپیکر! صوبائی ترقیاتی پرواگرام نو سو ایک منصوبوں پر مشتمل ہے جن میں چھ سو چار جاری اور دو سو ستانوے نئے منصوبے ہیں۔ یہاں پر میں یہ وضاحت کرتا چلوں کہ ہم نے پچھلی حکومت کے منظور شدہ جاری منصوبوں کو ختم نہیں کیا بلکہ ان کیلئے مالی سال 2008-09 میں مطلوبہ فنڈز مہیا کئے تاکہ ان کو جلد از جلد مکمل کیا جا سکے۔ اس اقدام سے موجودہ حکومت کی عوام دوستی اور خیر سگالی کا اظہار ہوتا ہے۔ خصوصی پروگراموں کی مد میں اکسٹھ منصوبوں کیلئے 8.094 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ وفاقی حکومت کی سرپرستی میں چلنے والے بہبود آبادی پروگرام کیلئے 468 ملین روپے اور ضلعی ترقیاتی پروگرام کیلئے 1.218 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ بجٹ میں سماجی شعبہ کی ترقی کو ترجیحاتی بنیادوں پر سرفہرست رکھا گیا ہے۔ اس شعبہ کیلئے کل 43.05 فیصد فنڈز مختص کئے گئے ہیں، جس میں صحت کیلئے 14.51 فیصد، تعلیم کیلئے 20.29 فیصد، تعمیر سرحد پروگرام کیلئے 4.56 فیصد اور فراہمی و نکاسی آب کیلئے 3.68 فیصد فنڈز رکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ سڑکوں کیلئے 16.48 فیصد، تعمیرات و مکانات

2.95 فیصد، آبپاشی 4.70 فیصد، زراعت 2.63 فیصد، جنگلات 1.76 فیصد، صنعت 4.20 فیصد اور علاقائی ترقی کیلئے 19.60 فیصد فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! وفاقی حکومت کا ترقیاتی منصوبہ ایک ایسی دستاویز ہے جس میں ہر مالی سال کیلئے پورے ملک کے ترقیاتی منصوبے شامل ہوتے ہیں۔ یہ منصوبے ملکی وسائل کو مدنظر رکھ کر بنائے جاتے ہیں۔ سال 09-2008 کیلئے وفاقی حکومت کے ترقیاتی پروگرام میں صوبہ سرحد کیلئے بارہ شعبوں میں اکسٹھ منصوبے شامل کئے گئے تھے۔ ان کیلئے 8.094 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ ان میں سے

- صاف پانی کی فراہمی کے دو منصوبوں کیلئے 300.558 ملین روپے،
- صحت کے سولہ منصوبوں کیلئے 1.979 بلین روپے،
- تعلیم کے چھ منصوبوں کیلئے 384.850 ملین روپے،
- زراعت کے سات منصوبوں کیلئے 1.885 بلین روپے، اور
- پانی و بجلی کے مختلف منصوبوں کیلئے 2.324 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! سالانہ ترقیاتی پروگرام 09-2008 کی تفصیل میں جانے سے پہلے میں اس ترقیاتی پروگرام کے چند اہم نکات کی طرف آپ سب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

جیسا کہ ہم سب کو معلوم ہے کہ ہمارے صوبہ کے زیادہ تر لوگوں کا ذریعہ معاش صنعت اور زراعت سے وابستہ ہے، اسلئے ہماری حکومت نے ان دو شعبوں کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے پچھلے سال کے مقابلے میں دوگنا زیادہ رقم مختص کی تاکہ صوبہ کے عوام کے حالات زندگی کو بہتر سے بہتر بنایا جاسکے۔ صوبے میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال کو سامنے رکھتے ہوئے حکومت نے پولیس فورس کو مزید موثر بنانے کیلئے اس سال 503 ملین روپے مختص کئے ہیں جو کہ پچھلے سال کے مقابلے میں تین گنا زیادہ ہیں۔ صوبے سے غربت کی شرح کم کرنے کیلئے اس سال ایک بلین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اسی طرح جنگلات وماحولیات کے شعبوں میں ترقی کیلئے بھی اس سال پچھلے سال کے مقابلے میں دوگنی رقم مختص کی گئی ہے۔ معیاری تعلیم کی فراہمی کو یقینی بنانے کیلئے صوبے میں چار کیڈٹ کالجز اور تین سو نئے سکولوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ اسلامی یونیورسٹی امام ڈھیری سوات، مردان یونیورسٹی اور بیس نئے کالجز بھی بنائے جائیں گے۔ صوبے میں پہلا کامرس کالج برائے خواتین اور مردان میڈیکل کالج قائم کیا جائے گا۔

(تالیاں)

بچوں اور دل کے امراض کے علاج کیلئے نئے ہسپتال بنائے جائیں گے۔ لیڈی ریڈنگ اور خیبر ٹیچنگ ہسپتال میں کیجولٹی بلاکس اور ریسکیو سروس کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

ٹریفک کے مسائل کو حل کرنے کیلئے ایک جامع منصوبہ بنایا گیا ہے جس کے تحت زیر زمین گزر گاہیں اور فلائی اوورز قائم کئے جائیں گے۔

صنعتی شعبے میں بیرونی سرمایہ کاری کیلئے نئی صنعتی بستیاں قائم کی جائیں گی۔

جناب سپیکر! اب میں آپ کی اجازت سے سالانہ ترقیاتی پروگرام 09-2008 کا تفصیلی جائزہ پیش کروں گا۔ تعلیم کسی بھی قوم کی سماجی و معاشی ترقی میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ لہذا سال 09-2008 میں حکومت صوبہ سرحد نے تعلیم کے شعبہ کو ترجیحاتی بنیادوں پر سرفہرست رکھا ہے، جس کے تحت پرائمری سطح سے لے کر ہائر سیکنڈری سکول تک صوبے بھر میں طلباء و طالبات کو مفت اور معیاری تعلیم فراہم کرنے کا پروگرام شامل ہے۔ (تالیاں) ان اقدامات کے علاوہ نئے منصوبوں میں پرائمری و مڈل سکولوں کا قیام، ان کو اگلے درجہ میں ترقی دینا، موجودہ سکولوں کی مرمت اور بنیادی سہولیات اور جدید آلات تدریس کی فراہمی شامل ہیں۔ سال 09-2008 میں اعلیٰ تعلیم کے شعبہ سے متعلق منصوبوں پر بھی خصوصی توجہ دی جائیگی جن کی روشنی میں صوبے کے مختلف اضلاع میں طلباء و طالبات کیلئے نئے کالجز کے قیام کا پروگرام جبکہ پہلے سے قائم کالجوں میں ضرورت کی بنیاد پر سائنس اور آئی ٹی کی ترویج کیلئے نئے بلاکس کی تعمیر، طلباء و طالبات اور کالج کے اساتذہ کی رہائشی مشکلات کے پیش نظر ہاسٹلز کی تعمیر کے کام کو بھی جاری رکھا جائے گا۔ اس کے علاوہ لینگویج لیبارٹریز قائم کی جائیں گی۔ مالی سال 09-2008 میں تعلیم کے شعبہ کی مد میں اٹھاسی منصوبے جن میں ستاون جاری اور اکتیس نئے منصوبوں کیلئے 5.507 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

- چوبیس اضلاع کے ششم تا دہم کلاس کی طالبات کیلئے 200 روپے ماہانہ وظیفہ فراہم کیا جائے گا۔ یہ سہولت اس سے پہلے صرف سات اضلاع تک محدود تھی۔ موجودہ حکومت اس کو تمام صوبہ تک وسعت دے رہی ہے۔ (تالیاں)
- دو ہزار پانچ سو اساتذہ کو معیاری تعلیم و تربیت دی جائی گی،
- دو سو پرائمری سکولوں کی تعمیر جبکہ ایک سو پرائمری سکولوں کو مڈل اور ایک سو مڈل سکولوں کو ہائی کا درجہ دیا جائے گا۔ (تالیاں)

- صوبے میں بیس گورنمنٹ کالجز قائم کئے جائیں گے اور
- صوبے میں خواتین اساتذہ کو ٹرانسپورٹ کی سہولت مہیا کرنے کیلئے ایک سکیم شروع کی جارہی ہے۔ابتداء میں یہ سکیم صرف دو اضلاع میں شروع کی جائے گی۔

(تالیاں)

مزید اقدامات کی تفصیل وائٹ پیپر میں موجود ہے۔

جناب سپیکر! صوبائی حکومت نے صحت سے متعلق ایک جامع حکمت عملی وضع کی ہے،اس کے تحت امراض سے بچاؤ اور ان پر قابو پانے کیلئے چند اہم پروگرام بالخصوص بچوں کی صحت، غذائیت کی کمی اور بنیادی سہولیات کے ڈھانچے کو بہتر بنانا شامل ہے تاکہ صحتمند معاشرے کا قیام ممکن بنایا جائے۔اس سلسلے میں موجودہ حکومت نے صحت کے شعبہ میں تدارکی و انسدادی پروگراموں کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک موثر منصوبہ بندی کی ہے۔ان منصوبوں میں جو اقدامات شامل ہیں،ان میں تپ دق، زچہ و بچہ کی صحت، بنیادی صحت میں بہتری، ہیپاٹائٹس، ملیریا اور ایڈز سے بچاؤ کے اقدامات کے ساتھ ساتھ بچوں و ماؤں کی شرح اموات کم کرنے کے منصوبے شامل ہیں۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 09-2008 میں اس شعبے کے ایک سو پچیس منصوبوں کیلئے 3.940 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں اٹھاسی جاری اور سینتیس نئے منصوبے شامل ہیں۔

- پشاور میں پانچ سو بستروں پر مشتمل بے نظیر بھٹو شہید ہسپتال تعمیر کیا جائے گا،
- دس ڈسپنسریوں کو بی ایچ یوز اور دس بی ایچ یوز کو آر ایچ سی کا درجہ دیا جائے گا،
- دس آر ایچ سی کو کیٹگری ڈی ہسپتال کا درجہ دیا جائے گا۔
- سینے اور دل کے امراض کیلئے علیحدہ علیحدہ ہسپتال تعمیر کئے جائیں گے جبکہ صوبے کے ہسپتالوں کیلئے 200KVA جنریٹرز اور ایمبولینسز خریدی جائیں گی۔مزید منصوبوں کی تفصیل وائٹ پیپر میں موجود ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ سماجی بہبود و ترقی خواتین میں اس بات پر توجہ دی جائے گی کہ صوبے میں ایسے منصوبہ جات بنائے جائیں جس سے معاشرے کے غریب اور غیر محفوظ طبقے خصوصاً خواتین کو فائدہ ہو۔اس سال حکومت اپنے فلاحی کاموں کو وسعت دینے کیلئے صوبہ بھر میں پھیلے ہوئے مراکز کے ذریعے بے سہارا و یتیم بچوں اور خواتین کو ہنر کی تعلیم، معذور اور معمر افراد کیلئے ماہانہ وظائف، گداگروں کی

معاشرتی بحالی، منشیات کے عادی افراد کا علاج اور خصوصی افراد کی خود کفالت کے انتظام کے علاوہ مصیبت زدہ خواتین کے مسائل کا خاتمہ کرنے کیلئے موثر اقدامات کرے گی۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام 09-2008 میں کل اکتیس منصوبے جن میں سترہ جاری اور چودہ نئے منصوبہ جات کیلئے 9.551 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں، جن میں:

- اٹھارہ سو معمر افراد اور بارہ سو پوسٹ گریجویٹ بے روزگار طلباء کو بالترتیب ایک ہزار اور دو ہزار روپے ماہانہ وظائف دیئے جائیں گے۔ (تالیاں)
- پشاور میں موجود نابینا افراد کے سکول کی تعمیر نو اور اسے ہائر سیکنڈری کا درجہ دیا جائے گا۔ (تالیاں)
- صوبائی سطح پر Child welfare and Protection Bureau قائم کیا جائے گا۔
- زلزلہ سے متاثرہ اضلاع میں ایرا کے تعاون سے Social Welfare Complexes اور وومن ترقیاتی مراکز کی تعمیر کیلئے مانسہرہ، شانگلہ، بٹگرام اور کوہستان میں اراضی بھی خریدی جائے گی۔

جناب سپیکر! سیاحت، کھیل، ثقافت و آثار قدیمہ کے شعبے میں ممکنہ کوشش کی جائے گی کہ صوبہ سرحد کا ثقافتی ورثہ، محل وقوع، علاقائی خوبصورتی اور گندھارا تہذیب کے تاریخی خدوخال سیاحوں کیلئے مزید پرکشش بنائے جائیں۔ نوجوان نسل کی صلاحیتوں کے بہتر استعمال کیلئے کھیلوں کی سہولیات کی فراہمی اور خصوصاً دیہی علاقوں میں ان کی بہتری کے عمل کو جاری رکھا جائے گا اور اس سلسلے میں مختلف علاقوں میں کھیلوں کے میدان اور سٹیڈیم تعمیر کئے جائیں گے۔ اس شعبہ کے سینتیس منصوبوں کیلئے 263.524 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں، جن میں چھبیس جاری اور گیارہ نئے منصوبے شامل ہیں۔

جناب سپیکر! اقلیتی برادری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی شناخت کے اہم ترین عنصر یعنی اپنی مذہبی رسومات اور ثقافت پر مکمل اختیار رکھیں۔ اس بات کو بھی پیش نظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے ایسے منصوبے شروع کئے ہیں، جن کی بدولت مقدس مذہبی مقامات مثلاً مندر، گردوارے اور گرجا گھروں کی بحالی و مرمت کی جائے گی۔ علاوہ ازیں وادئ کالاش کی اقلیتی برادری کیلئے بھی خصوصی پیکج فراہم

کیا جائے گا۔اس شعبے کے سات منصوبہ جات کیلئے 35.100 ملین روپے رکھے گئے ہیں جن میں تین جاری اور چار نئے منصوبے شامل ہیں۔ (تالیاں)

جناب سپیکر! سڑکوں کی تعمیر کسی بھی ملک کی سماجی و معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے کیونکہ ذرائع آمدورفت کی سہولت سے نہ صرف معاشی ترقی ہوتی ہے بلکہ سماجی خدمات کے حصول میں بھی آسانی ہوتی ہے۔ موجودہ حکومت ذرائع آمدورفت کی ترقی پر بھرپور توجہ دیتے ہوئے نہ صرف نئی سڑکوں کی تعمیر کرے گی بلکہ اس نے موجودہ سڑکوں کی مرمت کیلئے بھی کثیر رقم مختص کی ہے۔ سال 2008-09 میں اس شعبے کے کل ایک سو پچیس منصوبوں میں سے ایک سو پندرہ جاری اور دس نئے منصوبوں کیلئے 4.479 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں، ان منصوبوں سے جو اہداف حاصل کئے جائیں گے، ان میں:

1) مختلف اضلاع میں چھ سو پچاس کلو میٹر پختہ سڑکیں بنانا؛
2) بارہ پل تعمیر کرنا؛ اور
3) ملاکنڈ ڈویژن کو دوسرے اضلاع سے ملانے کیلئے متبادل راستے کی Feasibility Study کروائی جائے گی۔ (تالیاں)

جناب سپیکر! پینے کا صاف پانی زندگی کی اہم اور بنیادی ضرورت ہے۔ اسی طرح حفظان صحت کیلئے صفائی کی اہمیت بھی قابل فہم ہے۔ ان اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت فراہمی و نکاسی آب کے شعبے کی ترقی کو خصوصی اہمیت دے رہی ہے۔ اس سال اس شعبے کے اڑتیس منصوبوں میں سے چھتیس جاری اور دو نئے منصوبوں کیلئے ایک بلین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ سال 2008-09 میں بائیس منصوبے مکمل کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! مالی سال 2008-09 میں تعمیرات و مکانات کے شعبے میں متعدد منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے گا۔ رہائشی منصوبوں کی ترقی کیلئے ضروری انفراسٹرکچر فراہم کیا جائے گا۔ اس سال اس شعبے کے ساٹھ منصوبوں کیلئے 802.048 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں، جن میں انتالیس جاری اور اکیس نئے منصوبے شامل ہیں۔

جناب سپیکر! شہری ترقی کے شعبے میں پشاور کی تزئین و آرائش اور سڑکوں کی تعمیر اور ٹریفک کے مسائل کو حل کرنے کیلئے سڑکوں کی کشادگی کے کئی منصوبے شروع کئے جائیں گے جن میں جی ٹی روڈ، جمرود روڈ، صدر روڈ، رحمان بابا روڈ اور سیوریج کے نظام کو بہتر بنانے کے منصوبوں کے علاوہ گیارہ

فلائی اوورز اور زیر زمین گزر گاہوں کی تعمیر، رنگ روڈ تا جنوبی بائی پاس روڈ کی تعمیر کے نئے منصوبے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ جی ٹی روڈ گرین بیلٹ کی تعمیر نو، مختلف سڑکوں اور گلیوں کی تعمیر اور کوڑا کرکٹ کے Proper disposal کے منصوبے شامل ہیں۔ پشاور میں جدید طرز کا بس ٹرمینل کا قیام بھی عمل میں لایا جائے گا۔ مالی سال 09-2008 میں اس شعبہ کے چودہ منصوبوں میں سے آٹھ جاری اور چھ نئے منصوبوں کیلئے 174.820 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! صوبہ سرحد کو اللہ تعالی نے بے پناہ آبی وسائل سے نوازا ہے، جن کو صوبے کی آمدنی میں اضافے اور ملک میں موجودہ توانائی کے بحران پر قابو پانے کیلئے استعمال میں لایا جائے گا۔ ہمارے صوبے میں پن بجلی پیدا کرنے کی بھی بے پناہ صلاحیت موجود ہے اور موجودہ حکومت کی یہ کوشش ہے کہ بڑے پن بجلی گھر تعمیر کر کے ملک کی بجلی کی ضروریات کو پورا کیا جائے۔ اس ضمن میں صوبائی حکومت صوبے میں معاشی استحکام حاصل کرنے کیلئے نجی شعبہ کی مدد سے سرمایہ کاری کو فروغ دینے کی کوشش کر رہی ہے اور جاری منصوبوں پر کام کو مزید تیز کرنے کے ساتھ ساتھ ایشیائی ترقیاتی بینک کی معاونت سے تین نئے بجلی گھروں کی تعمیر کے نئے منصوبوں پر بھی عملدرآمد کرنے کیلئے کوشاں ہے، جن کی تعمیر سے صوبے میں بجلی کی پیداوار بڑھے گی جو صنعت کی ترقی میں فعال کردار ادا کرے گی۔ اس کے علاوہ ملاکنڈ-III پن بجلی گھر کے قیام سے 81 میگاوٹ بجلی پیدا ہوگی۔ اس شعبے میں چار جاری اور تین نئے منصوبوں کیلئے 429.969 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! محکمہ آبپاشی کا کردار، ہمارے صوبے کی زرعی معیشت کیلئے ایک ستون کی سی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک پائیدار نہری نظام کے قیام سے صوبے میں زرعی و معاشی انقلاب لایا جا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں ہم وفاقی حکومت کے بھی شکر گزار ہیں جس کے تعاون سے منڈا ڈیم کی تعمیر کا کام عمل میں لایا جائے گا، جس سے صوبے کی زرعی معیشت میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔ اس شعبے میں کل 42 منصوبے شامل کئے گئے ہیں جن میں ستائیس جاری اور پندرہ نئے منصوبوں کیلئے 1.279 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں:

- پچاس ٹیوب ویل اور پچاس چھوٹی آبپاشی کے سکیموں پر کام شروع کیا جائے گا۔
- ضلع ڈیرہ اپر میں شرینگل دوآبہ آبپاشی سکیم کی تعمیر کا کام کیا جائے گا۔
- پشاور ورسک کینال کی تعمیر نو سے 250 کیوسک پینے کا پانی فراہم کیا جائے گا۔

- ضلع کرک میں پانچ ڈیموں اور ضلع بنوں میں باران ڈیم کے Intake structure کی تعمیر اور
- صوبے میں درمیانے درجے کے ڈیموں کی تعمیر کی جائے گی۔

جناب سپیکر! زراعت صوبائی معیشت کا ایک اہم جزو ہے۔ صوبے کی بیشتر آبادی بالواسطہ یا بلاواسطہ اس شعبے سے منسلک ہے۔ زراعت کی ترقی، غربت کو کم کرنے اور روزگار کے زیادہ مواقع پیدا کرنے میں مدد دیتی ہے اور ساتھ ساتھ خوراک کے تحفظ، خودکفالت اور برآمدات میں بھی اضافہ کا سبب بنتی ہے۔ صوبے میں خوراک کی قلت جیسا کہ گندم اور آٹے کے بحران سے پیدا ہونے والی صورتحال سے نمٹنے کیلئے اس سال صوبائی حکومت کئی ایسے اقدامات کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے جس کی بدولت درپیش مشکلات کو حل کیا جاسکے اور بحران پر قابو پایا جاسکے۔ اس سلسلے میں مختلف منصوبوں کے ذریعے صوبے میں فارم سنٹروں کا قیام، کسانوں کو زراعت سے متعلق جدید خطوط پر تربیت و قرضہ جات کی آسان فراہمی، Water courses کی پختگی، جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے زمین کی ہمواری، عمدہ بیجوں کی تیاری جیسی ترقیاتی سرگرمیاں جاری رکھی جائیں گی۔ علاوہ ازیں شعبہ امور حیوانات سے متعلق ترقیاتی سرگرمیوں سے آگاہی و تربیت کے منصوبے بھی شامل ہیں۔ سال 09-2008 میں اس شعبے کے پچپن منصوبوں، جن میں پچیس جاری اور تیس نئے منصوبوں کیلئے 715.428 روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! جنگلات ہمارے صوبے کا اہم اور قیمتی اثاثہ ہیں اور صوبے کی آمدنی کا ایک معقول ذریعہ بھی ہیں۔ پاکستان میں جنگلات کا کل رقبہ تقریباً 4.8 فیصد ہے لیکن ہمارا صوبہ اس لحاظ سے خوش قسمت ہے کہ یہاں صوبے کا 17 فیصد رقبہ جنگلات پر محیط ہے۔ اسلئے قدرتی دولت کو تحفظ اور مزید ترقی دینے کیلئے اس دفعہ کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شعبہ جنگلات کیلئے ایسے منصوبے شامل کئے گئے ہیں جن سے اس شعبے میں بھرپور ترقی ہوگی۔ اس سال ستر منصوبوں کیلئے کل 477.326 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں چونتیس جاری اور چھتیس نئے منصوبے شامل ہیں۔

جناب سپیکر! معاشی ترقی اور غربت پر قابو پانے کیلئے صنعتی شعبہ ایک مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔ اس شعبے کی ترقی سے نہ صرف معاشی ترقی کیلئے راہ ہموار ہوتی ہے بلکہ اس کے مثبت اثرات تمام شعبہ ہائے زندگی پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں موجودہ حکومت صنعتی شعبہ میں کئی ایسے اقدامات کرے گی

جس سے صوبے میں ترقی کے عمل کو تیز سے تیز تر کیا جا سکے۔ سال 09-2008 میں حکومت ضرورت کی بنیاد پر مزید صنعتی بستیاں قائم کرے گی۔ حکومت محکمہ معدنیات کی کارکردگی اور صلاحیت بڑھانے کو عملی جامہ پہنا رہی ہے، اس کیلئے صوبے کی معدنیات کی معیاری نقشہ کشی اور معلومات فراہم کرنے کے دو منصوبوں پر کام کو مزید آگے بڑھائے گا، جس سے صوبے میں معدنیات کی مد میں محصولات میں اضافہ ہو گا۔ آمدن بڑھانے کے ساتھ ساتھ مزدوروں کی فلاح و بہبود اور ان کو محفوظ ماحول مہیا کرنے کے کام کو بھی ملحوظ خاطر رکھا جائے گا۔ اس شعبے کے کل ساٹھ منصوبوں، جن میں چوبیس جاری اور چھتیس نئے منصوبوں کیلئے 1.141 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جس میں سے چند اہم منصوبے یہ ہیں۔

1) حطار میں پاک چین اقتصادی زون کا قیام:
2) خوشحال گڑھ اور کوہاٹ ٹل روڈ پر صنعتی بستی کا قیام:
3) پشاور میں ٹرک ٹرمینل کا قیام:
4) صوبے میں موجودہ بڑی صنعتی بستیوں کی جدید طرز پر تعمیر نو:
5) پشاور میں ایکسپورٹ ٹریڈ سنٹر کیلئے زمین کی خرید: اور
6) حیات آباد صنعتی بستی کی چار دیواری اور رسائی کی سڑکوں کی تعمیر کی جائے گی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! علاقائی ترقی کے منصوبے نہ صرف مخصوص علاقوں کے مختلف سیکٹروں میں ترقی کے عمل کو تیز کرتے ہیں بلکہ یہ غربت کی شرح میں کمی لانے میں بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ مختلف اضلاع میں زراعت، آبپاشی، جنگلات، آب رسانی وغیرہ کے شعبوں کو ایک مربوط نظام کے تحت بہتر بنایا جائے گا اور علاقائی آمدنی، ذرائع آمدورفت اور روزگار کے مواقع بڑھائے جائیں گے تاکہ مقامی لوگ صوبے کی سماجی و معاشی ترقی میں نمایاں کردار ادا کر سکیں۔ اس شعبہ میں بیرونی امداد اور صوبائی پروگرام کے تحت چلنے والے منصوبوں کے تحت صوبہ بھر کے تمام اضلاع میں ترقیاتی کاموں کو تیز کیا جائے گا۔ علاقائی ترقی کے شعبہ میں سال 09-2008 میں کل اکتالیس منصوبوں کیلئے 5.329 بلین روپے مختص کئے گئے جن میں چوبیس جاری اور سترہ نئے منصوبوں کو شامل کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! دور حاضر میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے اپنے سرکاری اداروں کو آئی ٹی کے ذریعے فعال، منظم اور شفاف بنانے کیلئے کئی منصوبے

تشکیل دیئے ہیں۔آئی ٹی کے منصوبوں سے حکومتی محکموں کے عوامل کو بہتر سے بہتر بنانے کیلئے مالی سال 2008-09 کے دوران چھ نئے منصوبے شروع کئے جائیں گے، جن میں صوبائی حکومت کیلئے ڈیٹا سنٹر کا قیام، Project Management Evaluation System، آئی ٹی ریگولیٹری اتھارٹی کا قیام، صوبائی اسمبلی کے نظام کی کمپیوٹرائزیشن اور دنیا کی اعلیٰ ترین کمپنیوں کے تعاون سے آئی ٹی گریجویٹس کو جدید ترین تربیت دی جائے گی۔اس شعبے میں 140.158 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں، جن میں دس جاری اور دس نئے منصوبے شامل ہیں۔

جناب سپیکر! فراہمی روزگار نہ صرف ہمارے منشور کا حصہ ہے بلکہ معاشی اور معاشرتی خوشحالی کی اہم ترین ضرورت بھی ہے۔ تعمیر سرحد پروگرام کے تحت ممبران صوبائی اسمبلی اپنے متعلقہ حلقوں میں ترقی اور عوامی فلاح و بہبود کے منصوبوں پر عملدرآمد کرتے ہیں۔اس پروگرام کیلئے 1.24 بلین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔اسی طرح ضلعی سطح پر ترقی کے عمل کو تیز تر کرنے کیلئے ضلعی حکومتوں کو اس سال پی ایف سی فارمولے کے تحت 1.218 بلین روپے ترقیاتی پروگرام کیلئے فراہم کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! تقریر ختم کرنے سے پہلے میں آپ کی توجہ چند مسائل اور ان کے حل کی طرف دلانا چاہتا ہوں، جن میں سرفہرست امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال اور مہنگائی کے بوجھ تلے دبے ہوئے عوام کو درپیش مسائل ہیں۔کسی بھی معاشرے میں ترقی اس وقت تک ممکن نہیں جب تک عوام کی جان ومال کی حفاظت کو یقینی نہ بنایا جائے۔گزشتہ چند سالوں میں صوبہ سرحد میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اس پر قابو پانے کیلئے موجودہ صوبائی حکومت نے موثر اقدامات کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے، جس کے تحت پولیس کے شعبے کو مزید موثر اور فعال بنانے کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 2008-09 میں خصوصی توجہ دی گئی ہے۔صوبے کے عوام کی جان ومال کی حفاظت اور امن و امان کو برقرار رکھنے کیلئے پولیس کے محکمے میں ضرورت کی بنیاد پر آسامیاں مہیا کی جائیں گی۔پولیس فورس کو جدید سازوسامان، ٹرانسپورٹ کی بہتر سہولیات اور جوانوں کو جدید طرز کے اسلحہ کی فراہمی کے علاوہ بارہ پولیس لائنز، ساٹھ پولیس سٹیشن اور ایک سو سے زائد پولیس پوسٹیں تعمیر کی جائیں گی جس کیلئے مالی سال 2008-09 میں 503 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جو پچھلے سال کے مقابلے میں تین گنا زیادہ ہیں۔اس کے علاوہ فورس کے شہداء کیلئے خصوصی مراعات دی جائیں گی۔مزید برآں فورس میں ایک جامع بیمہ

پالیسی کا منصوبہ برائے صحت وزندگی زیر غور ہے۔ان تمام اقدامات کے بعد ہم پولیس سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ اپنے فرائض کی بجاآوری میں پہلے سے زیادہ جانفشانی سے کوشش کرے گی اور عوام کی جان ومال کے تحفظ کو یقینی بنائے گی۔

جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کو معلوم ہو گا کہ ہمارا صوبہ ملک کا غریب ترین صوبہ ہے جس میں غربت کی شرح 38 فیصد ہے جبکہ پاکستان میں مجموعی طور پہ یہ شرح 21 فیصد ہے۔ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ صوبے کے عوام کو غربت سے نجات اور مہنگائی کے بوجھ سے چھٹکارا دلایا جائے۔اس سلسلے میں موجودہ حکومت نے ایک ارب روپے کی خطیر رقم سے ایک ایسا مفید منصوبہ تجویز کیا ہے جس کے تحت ایسے اقدامات اٹھائے جائیں گے جن سے صوبے میں غربت میں کمی کی جاسکے اور عوام کو بہتر معیار زندگی گزارنے کے مواقع فراہم کئے جاسکیں۔اس منصوبے کے تحت تمام مستحق افراد کی صحت، تعلیم، روزگار، قرضوں کے اجراء، فنی استعداد اور سکالرشپ میں مدد کی جائے گی۔ اس کے علاوہ ہر مستحق گھرانے کو دوسو روپے کے عوض ایک انشورنس سکیم میں شامل کیا جائے گا جو ان کی صحت کی بنیادی ضروریات کو پورا کرے گی۔یہ دوسو روپے فی گھرانہ حکومت ادا کرے گی،اس منصوبے کا نام 'وزیراعلیٰ کا منصوبہ برائے انسداد غربت' رکھا گیا ہے۔ (تالیاں)

جناب سپیکر! غریب لوگوں کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت تعلیم، صحت اور ٹیکنیکل ایجوکیشن کے شعبہ میں مستحق افراد کیلئے مندرجہ ذیل مراعات دینے کا ارادہ رکھتی ہے:

1- ہونہار اور ذہین طلباء کی حوصلہ افزائی کیلئے حکومت ایسے تمام طلباء کو جو میٹرک کے امتحان میں اپنے سکول میں پہلی پوزیشن حاصل کریں گے، کالج میں داخلہ کیلئے پانچ ہزار روپے کی مالی مدد فراہم کرے گی۔اس سے تعلیم کے فروغ میں مدد ملے گی اور اس کا اطلاق صوبہ کے تمام سرکاری سکولوں پر ہو گا۔ (تالیاں)

2- حکومت تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کیلئے اور تعلیمی اداروں کے مابین مقابلہ کے رجحان کو فروغ دینے کیلئے ہر ضلع کے پانچ بہترین ہائی سکولوں کو میٹرک کے امتحانات میں نتائج کی بنیاد پر پانچ لاکھ روپے فی سکول دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔اس مقصد کیلئے ایک کمیٹی بنائی جائے گی جو مختلف زاویوں سے سکول کی کارکردگی اور رقوم کی تقسیم کے طریقہ کار کا جائزہ لے کر اپنی سفارشات حکومت کو پیش کرے گی۔ ان اقدام سے تعلیمی اداروں کا معیار بلند ہونے میں مدد ملے گی۔ (تالیاں)

3- صوبہ میں Technical and Vocational Centers کے معیار کو بلند کرنے اور طلباء کی حوصلہ افزائی کیلئے ان اداروں سے فارغ التحصیل ہونے والے طلباء کو ایک عدد 'Tool Kit' فراہم کی جائے گی تاکہ وہ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد اپنا کاروبار شروع کرنے کے قابل ہو سکیں۔

4- لڑکیوں کے ٹیکنیکل اور ووکیشنل سنٹر میں داخلہ کے وقت طالبات کو ایک عدد متعلقہ 'Trade Kit' بشمول سلائی مشین وغیرہ مہیا کی جائے گی جو وہ اپنی تعلیم کے دوران استعمال کرے گی اور تعلیم کامیابی کے ساتھ مکمل کرنے کی صورت میں سلائی مشین اپنے ساتھ لے جانے کی مستحق ہو گی۔ (تالیاں)

5- دل کی بیماریوں میں بڑھتے ہوئے اخراجات کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت غریب مریضوں کی مالی معاونت کیلئے ایک جامع منصوبہ کا ارادہ رکھتی ہے جس کے تحت وہ مستحق افراد جو Heart by-pass کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے مالی تعاون کے مستحق ہوں گے۔ اس مقصد کیلئے ایک اعلیٰ سطح کمیٹی بنائے جائے گی جو پروفیشنل ڈاکٹرز اور عوامی نمائندوں پر مشتمل ہو گی جس کی مدد سے مستحق لوگوں کی نشاندہی کی جائے گی۔ (تالیاں)

6- تمام بڑے شہروں کے ہسپتالوں میں مریضوں کے لواحقین کیلئے سرائے کی طرز پر رہائشی انتظامات کئے جائیں گے، اس مقصد کیلئے انسان دوست تنظیموں کا تعاون حاصل کیا جائے گا۔

7- دیہی علاقوں سے مزدوری کیلئے آنے والے غریب لوگوں کو شہروں میں رہائش کی تکلیف کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت ان کیلئے مسافر خانہ کی طرز پر رہائش گاہ کا بندوبست مہیا کرنے کے منصوبے کا جائزہ لے رہی ہے۔ (تالیاں)

8- صوبہ کے تمام جیلوں میں قیدیوں کی سہولت کیلئے ٹھنڈے پانی کے کولر اور Exhaust fan کے انتظامات کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ جیل کے ہسپتالوں میں مناسب ادویات اور حفظان صحت کیلئے ترجیحی بنیادوں پر اصلاحات کی جائیں گی۔

9- حکومت نے صوبہ میں پن بجلی پیدا کرنے کے استعداد اور تیل اور گیس کے ذخائر کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے ان شعبوں کے انتظامی امور کی احسن طریقہ سے بجاآوری کیلئے الگ سے محکمہ پاور اینڈ انرجی بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ (تالیاں)

10-   ملک میں حالیہ بڑھتی ہوئی مہنگائی اور اشیائے صرف کی قیمتوں میں اضافہ کو مدنظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے سرکاری ملازمین کی بنیادی تنخواہوں اور پنشن میں بیس فیصد اضافہ کا فیصلہ کیا ہے۔   (تالیاں)

اب میں وسائل میں اضافے کی چند تجاویز پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! عوام کے مسائل اور بڑھتی ہوئی مہنگائی کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے عوام پر نئے ٹیکسوں کی مد میں ایسا کوئی ٹیکس نہیں لگایا جس کا اثر غریب لوگوں کی مشکلات میں اضافے کا سبب بنے۔ اس کے برعکس موجودہ ٹیکسوں کے نظام میں عوام دوست تبدیلیاں کی گئی ہیں جن کی بدولت عوام کو سرکاری دفاتر کے چکر لگانے کو کم سے کم کیا گیا ہے۔ تاہم صوبے کے وسائل میں اضافے کیلئے چند ٹیکسوں میں معمولی ردوبدل کیا ہے جن میں فرد حاصل کرنے کیلئے موجودہ مقررہ فیس کو ختم کر دیا گیا ہے۔

(تالیاں)

پراپرٹی ٹیکس کے نظام کو سہل بنایا گیا ہے جس کے تحت جائیداد پر ٹیکس کی شرح کو فلیٹ ریٹ میں تبدیل کر دیا گیا ہے تاکہ ٹیکس اکٹھا کرنے والے اداروں کے افسران کے صوابدیدی اختیارات کو کم سے کم کیا جاسکے۔ میڈیکل کالجز میں سیلف فنانس سکیم کو دوبارہ شروع کیا جارہا ہے۔ زرعی زمین پر آبیانہ کی موجودہ شرح میں ردوبدل کیا گیا ہے جس سے عوام کیلئے آسانی پیدا کی گئی ہے۔ نئے نظام کے تحت خوراک کی فصلیں اگانے والی زمین پر بحساب ایک سو پچاس روپیہ فی ایکڑ جبکہ باقی تمام قسم کے فصلوں کیلئے دو سو روپیہ فی ایکڑ آبیانہ فیس مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔   (تالیاں)

ٹریفک کے نظام کی بہتری کیلئے اور لوگوں کو ٹریفک کے اصولوں پر کاربند کرنے کیلئے ٹریفک جرمانہ فیس میں اضافہ کیا گیا ہے۔ حکومت وسائل اکٹھا کرنے والے تمام محکمہ جات کے اہلکاروں کی حوصلہ افزائی کیلئے خصوصی مراعات دینے کا ارادہ رکھتی ہے، جن میں پولیس، ایکسائز، اریگیشن، ریونیو اور معدنیات کے محکمہ جات قابل ذکر ہیں۔ اس اقدام سے ٹیکس کی وصولی اور حکومت کے وسائل میں قابل قدر اضافہ ہونے کے علاوہ ملازمین میں بدعنوانی کا رجحان کم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! واپڈا کے ذمے صوبائی حکومت کے Behalf پر اکٹھا کی گئی الیکٹرسٹی ڈیوٹی کی بروقت ادائیگی کرنے کے نظام کو بہتر بنانے کیلئے تبدیلی کی گئی ہے۔ جناب سپیکر! میں آپ کا اور تمام معزز اراکین اسمبلی کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے صبر اور تحمل سے سنا اور اس کے ساتھ ساتھ سالانہ گوشوارہ

‘Annaul Budget Statement’ برائے مالی سال2008-09ء برائے منظوری ایوان میں پیش کرتا ہوں۔ میری خداوند تعالیٰ سے یہ دعا ہے کہ وہ موجودہ عوامی حکومت کو صحیح معنوں میں عوام کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اوراس کو اپنے نیک ارادوں میں کامیاب کرے،آمین۔ شکریہ۔ پاکستان زندہ باد۔ (تالیاں)

مالی مسودہ قانون مجریہ 2008 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: The annual budget for the year 2008-09 stands presented. Item No. 7. The Honourable Minister for Finance, NWFP, to please introduce before the House the North-West Frontier Province Finance Bill, 2008. Honourable Minister for Finance, please.

Minister for Finance: Mr. Speaker Sir, I beg to introduce the North-West Frontier Province Finance Bill, 2008 before this august House. Thank you.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced. Item No. 8. The Honourable Minister for Finance, NWFP, to please present before the House the Supplementary Budget for the year 2007-08. Honourable Minister for Finance, pleasse.

ضمنی بجٹ برائے مالی سال2007-08 کا پیش کیا جانا

وزیر خزانہ: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔جناب سپیکر! اب میں مالی سال2007-08ء کا ضمنی بجٹ اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔مالی سال 2007-08ء کا بجٹ پیش کرتے وقت کل صوبائی وصولیات کا تخمینہ 80.580 بلین روپے لگایا گیا تھا جبکہ نظر ثانی شدہ بجٹ تخمینہ جات میں یہ رقم بڑھ کر 80.733 بلین روپے ہو گئی ہے۔ مرکزی ٹیکسوں کی وجہ سے صوبے کے حصے کی مد میں 1.637 بلین روپے کی کمی واقع ہوئی جبکہ گیس اور تیل کی رائلٹی کی مد میں 1.09 بلین روپے کا اضافہ ہوا۔ اسی طرح دوسری مدوں میں بھی معمولی کمی و بیشی واقع ہوئی جس کی تفصیل آپ وائٹ پیپر میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! ضمنی بجٹ جو اس معزز ایوان کی منظوری کیلئے پیش کیا جا رہا ہے، کا کل حجم 18.565 بلین روپے ہے جس کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے۔ اخراجات جاریہ 4.441 بلین روپے، جاریہ کیپیٹل 13.210 بلین روپے، ترقیاتی اخراجات 0.915 بلین روپے۔ اخراجات جاریہ کی تفصیل

کچھ اس طرح سے ہے۔ جنرل ایڈمنسٹریشن 683.097 ملین روپے، محکمہ داخلہ 219.325 ملین روپے، پولیس 1466.832 ملین روپے، گندم کی سبسڈی 1100 ملین روپے، District Non Salaries 356.500 ملین روپے، 'District Salaries'، 129.480 ملین روپے، متفرق اخراجات 485.266 ملین روپے، کل میزان 4440.500 ملین روپے ہے۔

یہاں میں معزز ممبران کو بتانا چاہوں گا کہ مالی سال 08-2007ء بہت ہی مشکل سال تھا کیونکہ اس سال کے دوران امن وامان کی صورتحال خراب رہی جس میں آئے دن بم دھماکوں اور خودکش حملوں میں بہت ساری قیمتی جانوں کا ضیاع ہوا۔ امن وامان کی صورتحال کو بہتر بنانے کیلئے سال کے دوران پولیس کو اضافی وسائل فراہم کرنا پڑے۔ جناب سپیکر! موجودہ مالی سال 08-2007ء کیلئے گندم کی ضروریات کا اندازہ تین لاکھ میٹرک ٹن لگایا گیا تھا جو کہ پنجاب سے حاصل کی جانی تھی، اس مقصد کیلئے 900 ملین روپے کی سبسڈی بجٹ میں مختص کی گئی تھی، تاہم سال کے دوران آٹے کے بحران میں شدت پیدا ہونے سے گندم کی تعداد کو تقریباً آٹھ لاکھ، دس ہزار میٹرک ٹن تک بڑھانا پڑا جس کی وجہ سے سبسڈی کا بل 5.621 بلین روپے تک پہنچ گیا جبکہ نظرثانی شدہ بجٹ میں 1100 ملین روپے کی اضافی رقم فراہم کرنا پڑی۔ اس طرح کل سبسڈی کی رقم دو بلین روپے فراہم کر دی گئی جبکہ بقایا 3.621 بلین روپے کیلئے وفاقی حکومت سے درخواست کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ وضاحت بھی کرتا چلوں کہ ہمیں مرکزی حکومت کی طرف سے 115 ملین روپے ضلع سوات اور شانگلہ کے متاثرین کیلئے موصول ہوئے تھے۔ اس رقم کو متاثرین کی بحالی کیلئے خرچ کر دیا گیا ہے کیونکہ یہ رقم مرکزی حکومت نے صوبائی حکومت کے اکاونٹ میں جمع کرادی تھی اور اس اکاونٹ سے جو رقم بھی جاری کی جاتی ہے، اس کی منظوری اس معزز ایوان سے لینا لازمی ہوتا ہے۔ ایسی رقوم جو صوبے کو باہر سے موصول ہوتی ہیں، ٹیکنیکل سپلیمنٹری کے زمرے میں آتی ہیں۔

جناب سپیکر! کیپیٹل جاریہ اخراجات کی مد میں 13.038 بلین روپے کی سپلیمنٹری بھی آٹے کے بحران کی وجہ سے جاری کرنا پڑی۔ اس کی تفصیل کچھ ایسی ہے: گندم کی خریداری کیلئے 8.818 بلین روپے جاری کرنے پڑے۔ اس گندم کو کراچی سے اور پنجاب کے مختلف شہروں سے صوبہ سرحد لانے کیلئے صوبائی حکومت کو بھاری ٹرانسپورٹ کے اخراجات برداشت کرنے پڑے جس کی مالیت 4.220 بلین

روپے بنتی ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ خوراک کا اہلکار جو کہ سرکاری ڈیوٹی کے دوران شہید ہوا، اس کے لواحقین کو بھی سات لاکھ روپیہ کی ادائیگی کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! سال 08-2007ء کا ترقیاتی گراس بجٹ 39.462 بلین روپے تھا جبکہ نظر ثانی شدہ بجٹ 32.914 بلین روپے ہے، اس طرح 6.548 بلین روپے کی کمی واقع ہوئی ہے گو کہ ترقیاتی ضمنی بجٹ کی ٹوٹل رقم میں کمی آئی ہے، اس کی بڑی وجہ PSDP اور Foreign Funded Programme میں کم رقوم کی فراہمی ہے۔ اس کمی کے باوجود ضمنی بجٹ اسلئے پیش کیا جارہا ہے کہ سال رواں کے دوران خوشحال پاکستان پروگرام کے تحت سکیموں کیلئے مرکزی حکومت سے فنڈز موصول ہوئے اور کچھ صوبائی سکیموں میں مختص شدہ رقوم میں اضافہ کیا گیا ہے۔ ترقیاتی ضمنی بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

- خوشحال پاکستان پروگرام کے تحت مرکز سے موصول رقم 439.370 ملین روپے،
- آبنوشی اور نکاسی کیلئے اضافی رقوم کی فراہمی 150.533 ملین روپے،
- تعلیم کیلئے اضافی رقم کی فراہمی 313.388 ملین روپے،
- شاہرات کیلئے مرکز سے منظور شدہ رقم 11.684 ملین روپے،
- ٹوٹل 914.982 ملین روپے۔

میں Supplementary Budget Statement برائے مالی سال 08-2007ء برائے منظوری معزز ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میری معروضات کو صبر و تحمل سے سنا۔ پاکستان زندہ باد۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The Supplementary Budget for year 2007-08 stands presented. The sitting is adjourned till 9.30 A.M of Thursday morning, the 19th of June, 2008 for general discussion on Budget and Leader of the Opposition will open the debate Insha Allah. Thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 19 جون 2008 صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)